Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

لمرٹ پدھ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۲۵ جمادی الاول ۱۳۹۳ھ ، ۲۷ احسان ۱۳۵۲ ہش ، ۲۷ جون ۱۹۷۳ء	نمبر ۱۴۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۶ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

رات سے سر میں شدید درد ہے۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔

میری والدہ صاحبہ پچھلے چند دنوں سے چکروں اور بلڈ شوگر کی زیادتی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ چند دن فضل عمر ہسپتال میں بھی داخل رہی ہیں۔

احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

عبدالہادی خان
ابن عبداللطیف خان صاحب
(اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ)

مکرم کیپٹن احمد دین صاحب صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ لمبے عرصہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

فضل عمر درس القرآن کلاس کی تاریخیں!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۶ جولائی سے ۷ اگست تک ہوگی۔ حسب سابق ایک ہفتہ ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں اور تین ہفتہ ربوہ میں کلاسیں ہونگی۔ امراء کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ۲۱ جولائی سے ۲۷ جولائی تک اپنے ہاں اس کلاس کے انعقاد کا انتظام فرمادیں اور کوشش کریں کہ تمام جماعتوں کی زیادہ سے زیادہ نمائندگی ہو۔ ۲۸ جولائی کو طلبہ ربوہ پہنچ جائیں تا وہ شروع سے ہی تعلیمی و تربیتی پروگرام سے فائدہ اٹھا سکیں۔

نوٹ:۔ طالبات ۲۱ جولائی سے ہی زیرِ نگرانی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ میں اپنا تدریسی پروگرام شروع کریں گی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو ترقی دینے کا ارادہ کیا ہے پس کون ہے جو اسے روک سکے؟

ہماری جماعت کی ترقی ایک بڑا نشان ہے جس سے خدا کا عالم الغیب ہونا ثابت ہوتا ہے

"اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اس سلسلہ کو بڑھائے۔ پس کون ہے جو اسے روک لے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ بادشاہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ پھر وہ جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے کب تھک سکتا ہے۔ آج سے ۲۵ برس بلکہ اس سے بھی بہت پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ایسے وقت میں کہ ایک شخص بھی میرے پاس نہ تھا اور کبھی سال بھر میں بھی کوئی خط نہ آتا تھا۔ اس گمنامی کی حالت میں مَیں نے جو دعوے کئے ہیں وہ براہین احمدیہ میں چھپے ہوئے موجود ہیں۔ اور یہ کتاب مخالفوں اور موافقوں کے پاس موجود ہے بلکہ ہندوؤں اور عیسائیوں کے پاس بھی ہے۔ مکّہ مدینہ اور قسطنطنیہ تک بھی پہنچی۔ اسے کھول کر دیکھو کہ اُس وقت خدا تعالیٰ نے فرمایا:-

یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ؕ

یعنی تیرے پاس دُور دراز جگہوں سے لوگ آئیں گے اور جن راستوں سے آئیں گے وہ راہ عمیق ہو جائیں گے۔ پھر فرمایا کہ یہ لوگ جو کثرت سے آئیں گے تو اُن سے تھکنا نہیں اور اُن سے کسی قسم کی بداخلاقی نہ کرنا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب لوگوں کی کثرت ہوتی ہے تو انسان ملاقات سے گھبرا جاتا ہے اور کبھی بے توجہی کرتا ہے جو ایک قسم کی بداخلاقی ہے۔ پس اس سے منع کیا اور کہا کہ اُن سے تھکنا نہیں اور مہمان نوازی کے لوازم بجالانا۔ ایسی حالت میں خبر دی گئی تھی کہ کوئی بھی نہ آتا تھا اور اب تم سب دیکھ لو کہ کس قدر موجود ہو۔ یہ کتنا بڑا نشان ہے؟ اس سے اللہ تعالیٰ کا عالم الغیب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ایسی خبر بغیر عالم الغیب خدا کے کون دے سکتا ہے۔ نہ کوئی منجم نہ کوئی فراست والا کہہ سکتا ہے۔

ان حالات پر جب ایک سعید مومن غور کرتا ہے تو اُسے لذّت آتی ہے۔ وہ یقین کرتا ہے کہ ایک خدا ہے جو اعجازی خبریں دیتا ہے۔ . . . اب غور کرو کہ جس کام کو اللہ تعالیٰ نے خود کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور ارادہ کر لیا ہے، کون ہے جو اسکی راہ میں روک ہو۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۶۹، ۳۷۰)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ ماہ احسان ۱۳۵۲ھ

"راکھ کا ڈھیر"

۲۳ جون ۱۹۷۳ء کے روزنامہ "نوائے وقت" میں محترم جناب جسٹس بدیع الزمان کیکاؤس کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں آپ نے مسلمانوں کے موجودہ زوال اور ان کے روز افزوں اضمحلال کا باعث اس امر کو ٹھہرایا ہے کہ آج دنیا میں مسلمان ایمان کے زبانی اقرار کے باوجود ایمانِ حقیقی سے یکسر عاری ہیں۔ چنانچہ اس حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ رقمطراز ہیں:۔

"قوم زندہ ہوتی ہے اپنے ایمان کی طاقت سے۔ ایمان نہ ہو تو قلب و روح "مُردہ" (مُردہ) ہوتے ہیں۔ ہم زبردستی اپنے آپ کو زندوں میں شمار کر رہے ہیں۔ جس اخلاق کے ہم حامل ہیں اس کی موجودگی میں ہم زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ ساری دنیا سے زیادہ جھوٹ اس ملک میں بولا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ فرض ناشناس، سب سے زیادہ خوشامد کرنے والے اور خوشامد پہ خوش ہونے والے، سب سے زیادہ ہوسِ زر اور اقتدار رکھنے والے اسی ملک میں ہیں۔ انسان، انسان پر اعلانیہ ظلم کرتا ہے۔ یہاں نہ نیکی سے محبت ہے نہ برائی سے نفرت۔ اور آخر ہماری ایسی حالت کیوں ہے؟ اس لئے کہ ہم کوئی ایمان نہیں رکھتے یعنی کوئی ایسی شے نہیں جس پہ ہم جان و دل قربان کرنے کو تیار ہوں۔ ہماری تمام کوششوں کا مدعا ہماری اپنی ذات ہے۔ ہم متاعِ حیات کے دلدادہ ہیں۔ کھانے پینے عیش کرنے کا نام ہم نے زندگی رکھا ہوا ہے۔"

(نوائے وقت ۲۳ جون ۱۹۷۳ء صفحہ ۳)

محترم جناب جسٹس بدیع الزمان کیکاؤس صاحب نے مضمون میں آگے چل کر ایمان کی پختگی کو جنون سے تعبیر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ جنون ہی قوموں کو زندہ رکھنے اور انہیں اقبال و عروج سے ہمکنار کرنے کا موجب ہوا کرتا ہے۔ اگر کوئی قوم جنون سے عاری ہے تو پھر وہ زندہ نہیں مردہ ہے، آلائشوں کو بھسم کرنے والی آگ نہیں بلکہ راکھ کا ایک ڈھیر ہے۔ چونکہ مسلمان ایمان کی اس پختگی یا بالفاظ دیگر اس جنون سے تہی دامن ہیں اس لئے وہ دنیا میں ذلیل و خوار اور زوال و اضمحلال کا شکار ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"مختصر یہ کہ کوئی قوم نہ کسی عروج کو پہنچ سکتی ہے نہ اپنے آپکو مصیبت سے نکال سکتی ہے (جیسا کہ ہم کو اسوقت مصائب و آلام سے نکلنے کی ضرورت ہے) جب تک اس میں وہ شئے نہ ہو جس کو کم فہم انسان جنون کہتا ہے۔ قوموں کا اقبال ان کے جنون سے ہے۔ جنون سے قوم زندہ رہتی ہے اور بغیر جنون کے راکھ کا ڈھیر ہے۔ کبھی ہم بھی ایمان والے تھے۔ کبھی ہم بھی جنون رکھتے تھے اور دنیا نے ہمارے ایمان کا نتیجہ دیکھ لیا تھا۔ ہمارے ایمان کے ساتھ کسی کا ایمان مقابلہ نہیں کر سکتا کیونکہ ہم حق پر ہیں۔ لیکن آج ہم ذلیل ہیں کیونکہ ہم بےایمان (بغیر ایمان) ہیں۔ اپنی تاریخ کا مطالعہ کیجئے۔ اس دنیا میں ہمارا استقلال ہمارے ایمان کی طاقت کے حساب سے متعین ہوتا رہا جب ہم پختہ ایمان والے تھے تو جیسا کہ قرآن پاک نے واضح الفاظ میں بیان کیا ہے ہم سب پر غالب تھے۔ جوں جوں ہمارا ایمان کمزور ہوتا گیا ہم پر زوال آتا گیا۔"

(نوائے وقت ۲۳ جون ۱۹۷۳ء صفحہ ۳)

جو کچھ صاحب مضمون نے تحریر فرمایا ہے وہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اس سے کسی کو بھی مجالِ انکار نہیں ہے کہ آج مسلمانوں کے زوال و اضمحلال کا باعث ان کے اندر ایمانِ حقیقی کا فقدان ہے۔ اس حقیقت کی طرف مسلمانوں کے بعض دوسرے اکابر بھی توجہ دلاتے رہے ہیں۔ ان اکابرین میں سرفہرست علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم کا نام ہے انہوں نے بڑی شدومد کے ساتھ مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کیا تھا کہ اس زمانہ میں مسلمان ایمان کے فقدان کی وجہ سے راکھ کا ایک ڈھیر بن چکے ہیں۔ ان میں زندگی کی حرارت تاب و تواں اور عشقِ سوزاں سرے سے باقی ہی نہیں رہا۔ ان کا ایک شعر جناب جسٹس بدیع الزمان کیکاؤس نے بھی اپنے مذکورہ مضمون میں درج فرمایا ہے۔ اس میں انہوں نے یہی باور کرایا ہے کہ اگر عشق نہ ہو جو ایمان کی پختگی ہی کا دوسرا نام ہے تو مسلمان کافر و زندیق بن جاتا ہے چنانچہ علامہ کہتے ہیں:۔

اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو تو مردِ مسلماں بھی کافر و زندیق

یہ اصول اور کلیہ بیان فرمانے کے بعد ڈاکٹر اقبال لگی لپٹی رکھے بغیر صاف اور واضح طور پہ ایک اور شعر میں فرماتے ہیں:۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

پہلے شعر میں بیان کردہ کلیہ کی رو سے عشق کی آگ بجھ جانے کے نتیجہ میں مسلمانوں کا راکھ کے ڈھیر میں بدل جانا اس امر پہ دلالت کرتا ہے کہ اس زمانہ کے مسلمان بقول ڈاکٹر اقبال ع — "نہ ہو تو مردِ مسلماں بھی کافر و زندیق" — کے مصداق بن چکے ہیں۔ اور یہی وہ افسوسناک صورتِ حال ہے جس کی طرف جناب جسٹس بدیع الزمان کیکاؤس نے اپنے مضمون میں توجہ دلائی ہے۔

اس انتہائی اندوہناک حالت اور اس نوبت کو پہنچنے کے باوجود انہیں میں سے بعض اپنے ایمانی افلاس کے باوصف اپنی جگہ ایمان کے ٹھیکیدار بنے بیٹھے ہیں۔ اور سمجھتے یہ ہیں کہ انہیں یہ اختیار حاصل ہے کہ جسے چاہیں مومن ہونے کی سند دیدیں اور جسے چاہیں مسلمانوں کے زمرہ سے خارج قرار دیدیں۔ جو خود ایمانِ حقیقی سے عاری ہونے کی وجہ سے راکھ کے ایک ڈھیر کی طرح ہیں انہیں دوسروں کے ایمان کا فیصلہ کرنے یا مسلمانوں کے زمرہ سے خارج قرار دینے کا حق کیسے پہنچ سکتا ہے۔ انہیں دوسروں پر حرف گیری کرنے سے قبل خود اپنی خبر لینی چاہیئے۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ

(الحجرات آیت ۱۲)

اے مومنو! (تم میں سے) کوئی قوم کسی قوم سے اُسے حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کرے ممکن ہے کہ وہ قوم ان سے اچھی ہو، اور نہ کسی قوم کی عورتیں دوسری قوم کی عورتوں کو حقیر جان کر اُن سے ہنسی ٹھٹھا کیا کریں ممکن ہے کہ اُس دوسری قوم کی عورتیں اُن سے بہتر ہوں اور نہ تم ایک دوسرے پر طعن کیا کرو اور نہ ایکدوسرے کو بُرے ناموں سے یاد کیا کرو۔

خود اپنے قول کے بموجب ایمان حقیقی سے عاری اور راکھ کا ڈھیر ہونے کے باوجود اگر ایسے لوگ مسلمان کہلانے والے بعض دوسرے لوگوں کو ایمان سے عاری گردانیں یا مسلمانوں کے زمرہ سے انہیں خارج سمجھیں تو اُن کے ایسا کرنے یا سمجھنے کی کیا وقعت ہو سکتی ہے؟ پرِکاہ کے برابر بھی نہیں!

یہ تو سب ہی کہتے ہیں کہ آج مسلمان ایمانِ حقیقی سے عاری ہیں اسی لئے وہ دنیا میں زوال کا شکار ہیں۔ غور طلب امر یہ ہے کہ مسلمان ایمان کی دولت سے از سرِ نو مالامال کیونکر ہوں۔ آخر وہ کونسا طریق ہے کہ جسے اختیار کر کے وہ اپنی اس متاعِ گم گشتہ کو دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں اور انہیں عروج و اقبال از سرِ نو میسر آ سکتا ہے۔ آیا خدا نے انہیں وقت کے بے رحم دھارے کے ساتھ بہنے اور بہتے چلے جانے کے لئے چھوڑ دیا ہے یا انہیں اس دھارے کا رُخ موڑنے کے قابل بنانے اور انہیں دنیا میں پھر سے سربلند کرنے کا کوئی انتظام کیا ہے اور اگر کیا ہے تو وہ کیا ہے؟ ان سوالوں کا ہم کسی آئندہ شمارہ میں جواب دیں گے، انشاء اللہ العزیز۔

وباللہ التوفیق۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضائل قرآن

قرآن مجید اور فیضانِ ختم نبوت

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

کتاب اللہ جملہ دینی مسائل میں کامل رہنما ہے

قرآنِ عظیم ہماری روحانی بھلائی اور علمی ترقی کے لئے کامل راہنما ہے جو انوار یقین اور تواتر سے بھرا ہوا ہے اور تمام دنیا کے دینی نزاعوں کے فیصلہ کرنے کا متکفل ہو کر آیا ہے۔ یہی ایک جو معیار ہے کہ جس کے ذریعہ ہم راستی اور ناراستی میں فرق کر سکتے ہیں یہی ایک روشن چراغ ہے جو عین سچائی کی راہ دکھاتا ہے لہٰذا مسلمانانِ عالم کو مسائل مختلفہ میں فیصلہ کرنے اور حق کی راہ پانے کے واسطے اوّل قرآن شریف کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

قرآن شریف میں فیضان ختم نبوت کا ذکر

اس زاویۂ نگاہ سے جب ایک صاحب بصیرت اور پاک نفس اس آخری آسمانی کتاب کا مطالعہ کرتا ہے تو وہ یہ دیکھ کر دنگ رہ جاتا ہے کہ اس میں جہاں دیگر بے شمار نزاعی مباحث پر فیصلہ کن روشنی ڈالی ہے وہاں مسئلہ فیضانِ ختم نبوت کا بڑی کثرت، تواتر اور قوت و شوکت سے تذکرہ موجود ہے اس واضح حقیقت کے ثبوت میں بطور نمونہ چند آیات درج ذیل کی جاتی ہیں۔ ان آیات کا ترجمہ اور تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مبارک اور روح پرور الفاظ میں دیا جا رہا ہے۔ کیونکہ عہد حاضر میں رب جلیل کے حکم سے صرف اور صرف آپ ہی نے یہ دعویٰ فرمایا کہ:۔

"میں اس کے الہام اور وحی سے قرآن شریف کو سمجھتا ہوں"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۶۷)

"وکُلُّ برکۃٍ من محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم و تعلّم"

پہلی آیت

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ
(سورۃ فاتحہ)

(ترجمہ)

"یعنی اے ہمارے خدا! ہم سے پہلے جس قدر نبی اور رسول اور صدیق اور شہید گزر چکے ہیں ان سب کے کمالات ہم میں جمع کر"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۲)

(تفسیر)

"یہ آیت صاف کہہ رہی ہے کہ امت کے بعض افراد کو گزشتہ نبیوں کا کمال دیا جائے گا"

(نزول المسیح صفحہ ۶۰ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۲)

"اگر خدا تعالیٰ یہ انعام و اکرام کر ہی نہیں سکتا تھا اور اُن کا دروازہ بند ہو چکا تھا تو پھر اس دعا کی تعلیم کی کیا ضرورت تھی؟ اسرائیلیوں پر تو دروازہ بند ہو چکا تھا اگر یہاں بھی بند ہو گیا تو پھر کیا فائدہ ہوا اور کس بات میں بنی اسرائیل پر اس امت کو فخر ہوا؟"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۵۸)

دوسری آیت

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْ بَعْدِہٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ (البقرۃ ع ۱۱)

(ترجمہ و تفسیر)

"یعنی موسیٰ کو ہم نے توریت دی اور پھر اس کتاب کے بعد ہم نے کئی پیغمبر بھیجے تا توریت کی تعلیم کی تائید اور تصدیق کریں اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی مرسل تھے اور ان کی توریت بنی اسرائیل کی تعلیم کے لئے کامل تھی اور جس طرح قرآن کریم میں یہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ہے اسی طرح ..... قرآن کریم میں بھی توریت کی یہی تعریف ہے لیکن باوجود اس کے بعد توریت کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں آئے کہ کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ نہ تھی بلکہ ان انبیاء کے ظہور کے مطلب یہ ہوتے تھے کہ تا ان کے موجودہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم توریت سے دور پڑ گئے ہوں پھر ان کو توریت کے اصل منشاء کی طرف کھینچیں ..... چنانچہ اللہ جل شانہٗ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْ بَعْدِہٖ بِالرُّسُلِ۔ یعنی موسیٰ کو ہم نے توریت دی اور پھر اس کتاب کے بعد ہم نے کئی پیغمبر بھیجے تا توریت کی تائید اور تصدیق کریں۔ اسی طرح دوسری جگہ فرماتا ہے:۔ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرًا یعنی پھر پیچھے سے ہم نے اپنے رسول پے در پے بھیجے۔ پس ان تمام آیات سے ظاہر ہے کہ عادت اللہ یہی ہے کہ وہ اپنی کتاب بھیج کر پھر اس کی تائید اور تصدیق کے لئے ضرور انبیاء کو بھیجا کرتا ہے"

شہادت القرآن صفحہ ۲۵-۲۶
روحانی خزائن جلد ششم صفحہ ۳۲۱-۳۲۲

تیسری آیت

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (آل عمران ع ۴)

ترجمہ

"یعنی اُن کو کہہ دے کہ اگر خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب صفحہ ۲۶)

تفسیر

"جو جس سے پیار کرتا ہے تو اس سے کلام بغیر نہیں رہ سکتا اسی طرح خدا تعالیٰ جس سے پیار کرتا ہے تو اس سے بلا مکالمہ نہیں رہتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے جب انسان کو خدا پیار کرنے لگتا ہے تو اس سے کلام بھی کرتا ہے، غیب کی خبریں اس پر ظاہر کرتا ہے۔ اسی کا نام نبوت ہے"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵۹)

چوتھی آیت

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ (آل عمران ع ۱۲)

ترجمہ

"تم سب اُمتوں سے بہتر ہو جو لوگوں کی اصلاح کے لئے پیدا کئے گئے ہو"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۹۷)

تفسیر

"اگر نبوت کا دروازہ بالکل بند سمجھا جاوے تو نعوذ باللہ اس سے تو انقطاعِ فیض لازم آتا ہے اور اس میں نحوست ہے اور نبی کی ہتکِ شان ہوتی ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اس امت کو جو کہا کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ یہ جھوٹ تھا نعوذ باللہ۔ اگر یہ معنے کئے جاویں کہ آئندہ کے واسطے نبوت کا دروازہ ہر طرح سے بند ہے تو پھر خیر الامۃ کی بجائے شر الامم ہوئی"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۲)

پانچویں آیت

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا

(النساء ع ۹)

(ترجمہ و تفسیر)

"سورۃ فاتحہ میں یہ آیت ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ اب اس آیت میں جو اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کا لفظ تھا اور تشریح طلب تھا تو خدا تعالیٰ نے دوسرے مقام میں خود اس کی تشریح کی اور فرمایا فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ"

(جنگ مقدس صفحہ ۲۳)

"منعم علیہم لوگ چار قسم کے ہوتے ہیں نبی، صدیق، شہید، صالح۔ انبیاء میں یہ چاروں شانیں جمع ہوتی ہیں کیونکہ یہ اعلیٰ کمال ہے۔ ہر ایک انسان کا یہ فرض ہے کہ ان کمالات کے حاصل کرنے کے لئے جہاں تک مجاہدہ کی ضرورت ہے اس طریق پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے دکھا دیا ہے کوشش کرے"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۵)

"نبی کا کمال یہ ہے کہ وہ دوسرے [illegible] آجاتا ہے۔"

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کمال دوسرے کو حاصل نہیں ہو سکتے اور مولوی یا علماء کہتے ہیں کہ بس ظاہری طور پر نماز پڑھ لے اور نماز روزہ کے احکام کا پابند ہو جاوے اس سے زیادہ ان احکام کے ثمرات اور نتائج کچھ نہیں اور نہ ان میں کچھ حقیقت ہے یہ بڑی بھاری غلطی ہے [illegible] انہوں نے [illegible] ان کو نہیں سمجھا [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو مامور، رسول اور مرسل کو خلق
اللہ کی ملامت کے واسطے بھیجتا
ہے کیا اس واسطے بھیجتا ہے کہ
لوگ ان کی پرستش کریں؟ نہیں
بلکہ ان کو نمونہ بنا کر بھیجا جاتا ہے
(خزینۃ العرفان حصہ پنجم صفحہ ۸۵-۸۶)

چھٹی آیت

وما کنا معذبین حتی نبعث
رسولا۔

(بنی اسرائیل ع۲)

ترجمہ وتفسیر:

یعنی ہم کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے
جب تک عذاب سے پہلے رسول
نہ بھیج دیں۔ پھر جس حالت میں
چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت
میں رسول آئے ہیں جیسا کہ
زمانہ کے گزشتہ واقعات سے
ثابت ہے تو پھر کیونکر ممکن ہے
کہ اس عظیم الشان عذاب کے
وقت میں جو آخری زمانہ کا
عذاب ہے اور تمام عالم پر محیط
ہونے والا ہے اور جس کی نسبت
تمام نبیوں نے پیشگوئی کی تھی
خدا کی طرف سے رسول ظاہر
نہ ہو۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴)

ساتویں آیت

وان من قریۃ الا نحن
مھلکوھا قبل یوم القیامۃ
او معذبوھا عذابا شدیدا

(بنی اسرائیل ع۶)

ترجمہ وتفسیر:

یعنی کوئی ایسی بستی نہیں جس کو
ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ
کریں گے یا اس پر شدید عذاب
نازل نہ کریں گے یعنی آخری زمانہ
میں ایک سخت عذاب نازل
ہوگا اور دوسری طرف یہ فرمایا
وما کنا معذبین حتی نبعث
رسولا۔ پس اس سے بھی
آخری زمانہ میں ایک رسول
کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور
وہی مسیح موعود ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

آٹھویں آیت

وعد اللہ الذین امنوا
منکم وعملوا الصالحات
لیستخلفنھم فی الارض
کما استخلف الذین
من قبلھم ..... الخ

(سورہ نور ع۷)

ترجمہ وتفسیر:

خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے
لئے جو ایماندار ہیں اور
نیک کام کرتے ہیں وعدہ
فرمایا ہے جو ان کو زمین پر
انہی خلیفوں کی مانند جو ان سے
پہلے گزر چکے ہیں خلیفہ مقرر
فرمائے گا۔ اس آیت میں خلیفوں
سے مراد حضرت موسیٰ کی امت
میں سے خلیفے ہیں جن کو اللہ
تعالیٰ نے حضرت موسیٰ
کی شریعت کو قائم کرنے کے
لئے پے در پے بھیجا تھا ....
.... اور قرآن شریف نے
ایسے خلیفوں کا شمار کر کے
ظاہر فرمایا ہے کہ وہ بارہ ہیں
اور تیرھواں حضرت عیسیٰ
علیہ السلام ہیں جو موسوی
شریعت کا مسیح موعود ہے"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۴)

"دونوں سلسلوں کا تقابل پیدا
کرنے کے لئے یہ ضروری تھا
کہ موسوی مسیح کے مقابل پر
محمدی مسیح بھی شان نبوت کے
ساتھ آوے تا اس نبوت عالیہ
کی کسر شان نہ ہو"

(نزول المسیح صفحہ ۴ حاشیہ)

نویں آیت

یلقی الروح من امرہ
علی من یشاء من عبادہ

(سورہ مومن ع۲)

ترجمہ وتفسیر

"جس پر اپنے بندوں میں سے
چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا
ہے یعنی منصب نبوت اس کو
بخشتا ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۵)

دسویں آیت

فلا یظھر علی غیبہ
احدا الا من ارتضی من
رسول (سورۃ جن ع۲)

ترجمہ:

"خدا تعالیٰ اپنے غیب پر صاف اور
کھلا کھلا غیب بجز اپنے رسولوں
کے کسی پر ظاہر نہیں کرتا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ...)

تفسیر:

"اس جگہ کے لئے [illegible]

کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے
گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔
پس منجملہ ان انعامات کے وہ
نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن
کے رو سے انبیاء علیہم السلام
نبی کہلاتے رہے لیکن قرآن
شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے
کے دوسروں پر علوم غیب
کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ
آیت فلا یظھر علی غیبہ
احدا الا من ارتضی من رسول
سے ظاہر ہے پس مصفی غیب پانے
کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا
اور آیت انعمت علیھم
گواہی دیتی ہے کہ اس مصفی
غیب سے یہ امت محروم نہیں
اور مصفی غیب حسب منطوق
آیت نبوت اور رسالت کو
چاہتا ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۵ حاشیہ)

گیارھویں آیت

ھو الذی ارسل رسولہ
بالھدی ودین الحق لیظھرہ
علی الدین کلہ ولو
کرہ المشرکون۔

(سورۃ الصف ع۲)

ترجمہ وتفسیر:

"یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے
رسول کو ایک کامل ہدایت اور
سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس
کو ہر ایک قسم کے دین پر
غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر
غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ
وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور
میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ
خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف
ہو اس لئے اس آیت
ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی
ودین الحق لیظھرہ
کی نسبت ان سب متقدمین کا
اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گزر
چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح
موعود کے وقت میں ظہور میں
آئے گا۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۸۳)

"دوسری آیت میں اس کی اور
بھی تصریح ہے اور وہ یہ ہے
یریدون لیطفئوا نور
اللہ بافواھھم واللہ
متم نورہ ولو کرہ الکافرون
اس آیت میں تصریح سے سمجھایا گیا
ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی
میں پیدا ہوگا کیونکہ اتمام نور کے
لئے چودھویں رات مقرر ہے

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۸)

بارھویں آیت

واخرین منھم لما یلحقوا
بھم (سورۃ الجمعہ ع۱)

ترجمہ وتفسیر:

"یعنی آنحضرت کے اصحاب میں سے
ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر
نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب
وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت
میں ہوں اور ایمان کی حالت میں
اس کی صحبت سے مشرف ہوں
اور اس سے تعلیم اور تربیت پاویں
پس اس سے ثابت ہوتا ہے
کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا کہ
وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
بروز ہوگا اس لئے اس کے اصحاب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے اصحاب کہلائیں گے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

تیرھویں آیت

ما کان محمد ابا احد من
رجالکم ولکن رسول اللہ
وخاتم النبیین (احزاب ع۵)

ترجمہ وتفسیر:

"خدا تعالیٰ نے جس جگہ یہ وعدہ
فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اسی جگہ
یہ بھی فرمایا ہے کہ آنجناب اپنی
روحانیت کی رو سے ان صلحاء
کے حق میں باپ کے حکم میں ہیں
جن کی بذریعہ متابعت تکمیل نفوس
کی جاتی ہے اور وحی الٰہی اور
شرف مکالمات ان کو بخشا
جاتا ہے جیسا کہ وہ جل شانہ
قرآن شریف میں فرماتا ہے
ما کان محمد ابا احد من رجالکم
ولکن رسول اللہ وخاتم
النبیین یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ
نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور
خاتم الانبیاء ہے۔ اب ظاہر ہے
کہ لکن کا لفظ زبان عرب میں
استدراک کے لئے آتا ہے یعنی
تدارک مافات کے لئے۔ سو اس
آیت کے پہلے حصے میں جو امر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فوت شدہ قرار دیا گیا تھا یعنی جس کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نفی کی گئی تھی وہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا سو لٰکن کے لفظ سے ایسے فوت شدہ امر کا اس طرح تدارک کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہو گئے اب کمال نبوت صرف اس شخص کو ملے گا جو اپنے اعمال پر اتباعِ نبوی کی مہر رکھتا ہوگا۔" (دیوبرجستہ بٹالوی و چکڑالوی)

چودھویں آیت

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ
(سورۃ کوثر)

ترجمہ و تفسیر:- "یعنی دینی برکات کے چشمے بہہ نکلیں گے اور بکثرت دنیا میں سچے اہل اسلام ہو جائیں گے۔ اس آیت میں بھی ظاہری اولاد کی ضرورت کو نظر تحقیر سے دیکھا اور روحانی اولاد کی پیشگوئی کی گئی ہے۔"
(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۲)

اس آیت کو ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کے ساتھ ملا کر پڑھو تو حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد بھی نہیں تھی تو پھر معاذ اللہ آپ ابتر ٹھہرتے ہیں جو آپ کے اعداء کے لئے ہے اور إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو روحانی اولاد کثیر دی گئی ہے پس اگر ہم یہ اعتقاد نہ رکھیں گے کہ کثرت کے ساتھ آپ کی روحانی اولاد ہوئی ہے تو اس پیشگوئی کے بھی منکر ٹھہریں گے۔ اس لئے ہر حالت میں ایک سچے مسلمان کو ماننا پڑے گا اور ماننا چاہیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات قدسی ابد الآباد کے لئے ویسی ہی ہیں جیسی تیرہ سو برس پہلے تھیں۔"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۴)

ایک لاجواب اور تجربہ روزگار سرمہ

سرمہ خورشید

آنکھوں کی ہلکی امراض خارش پانی بہنا موتیابند، ککرے وغیرہ کے لئے
لاجواب تحفہ
فی شیشی ۷۵ پیسے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۲۸

بواسیر (ہر قسم)

یک روزہ علاج

سہل اور مجرب
دوا کی دوا غذا کی غذا۔ آم کے آم گٹھلیوں کے دام
لمبے گراں علاج معالجہ تکلیف دہ ٹیکوں اور اپریشن سے نجات قیمت ۷ روپے ۵۰ پیسے علاوہ محصولڈاک
(برانچ پائیکو ہومیو کمپنی آف کراچی)
فارابی منزل بھیرہ ضلع سرگودھا

درخواست دعا

میری اہلیہ کافی عرصہ سے دل کی مریضہ ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔
خاکسار شیخ بشیر احمد سعید مرحوم
اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری

ملاحظہ کیجئے یہ سرٹیفکیٹ خریدنے سے ٹیکس کتنا کم ہو جاتا ہے

مجموعی سالانہ آمدنی (روپوں میں)	۱۰،۰۰۰	۱۵،۰۰۰	۲۰،۰۰۰	۲۵،۰۰۰	۳۰،۰۰۰
کمائی ہوئی رقم اور ذاتی خرچ	۵،۵۰۰	۵،۵۰۰	۵،۵۰۰	۵،۵۰۰	۵،۵۰۰
قابل ٹیکس آمدنی بغیر سرمایہ کاری کے	۴،۵۰۰	۹،۵۰۰	۱۴،۵۰۰	۱۹،۵۰۰	۲۴،۵۰۰
ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ میں لگائی ہوئی رقم	۳،۰۰۰	۴،۵۰۰	۶،۰۰۰	۷،۵۰۰	۹،۰۰۰
خالص قابل ٹیکس آمدنی	۱،۵۰۰	۵،۰۰۰	۸،۵۰۰	۱۲،۰۰۰	۱۵،۵۰۰
بغیر سرمایہ کاری کے واجب الادا ٹیکس	۳۵۰	۱،۲۵۰	۲،۴۷۵	۴،۱۷۵	۵،۹۰۵
سرمایہ کاری کے بعد واجب الادا ٹیکس	۵۰	۴۲۵	۱،۰۵۰	۱،۸۵۰	۲،۷۷۵
ٹیکس میں فی صد چھوٹ	۸۶ فیصد	۶۶ فیصد	۵۸ فیصد	۵۶ فیصد	۵۳ فیصد

ٹیکس میں کمی کے علاوہ:

- ۱۲½ فیصد بلا ٹیکس منافع لیجئے
- اصل رقم اور منافع کی حکومت ضامن ہے۔
- سرٹیفکیٹ کیش کرانا آسان ہے۔

آپ کو اتنے فائدے کہیں اور نہیں ملیں گے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

قومی بچت کے مرکز، ڈاکخانہ یا بینک سے خریدیئے
جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز، اسلام آباد

اپنے گھر کو آباد کیجئے
بچت کیجئے
اپنے وطن کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیپ سیرا (سیرالیون) ہوٹل میں اشاعت قرآن مجید کے سلسلے میں ایک اہم تقریب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اشاعت قرآن کے سلسلہ میں اپنے دورہ افریقہ میں اس امر کا اظہار فرمایا تھا کہ یہاں کے تمام بڑے بڑے ہوٹلوں میں بائیبل کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کا ہونا بھی ضروری ہے لہٰذا جماعت احمدیہ اپنے تمام وسائل بروئے کار لاتے ہوئے اس عظیم کام کو سرانجام دے گی۔ امریکہ میں جہاں دیگر ہوٹلوں میں قرآن مجید تحفۃً رکھے گئے ہیں اسی سلسلہ میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس نے سیرالیون کے ایک ہوٹل میں ۸۰ قرآن مجید رکھوانے کی ایک تقریب منعقد کی۔

اس تقریب میں کیپ سیرا (سیرالیون) ہوٹل کے اسسٹنٹ مینجر مسٹر ارچ نیگل نے ۸۰ عدد قرآن مجید قبول کرتے ہوئے جماعت احمدیہ سیرالیون کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ:

"سیاح یہاں سیر و سیاحت کے بعد اکثر اپنی تنہائی اور خلوت کو تحقیق اور رسائل پڑھنے سے دور کرتے ہیں۔ ہمارے ہوٹل میں بائیبل موجود تھی اور اب قرآن شریف کی موجودگی نے ہمارے سیاحوں کے لئے روحانی پیاس بجھانے کا مکمل انتظام کر دیا ہے وہ قرآن مجید سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے"

مولوی بشیر احمد صاحب شمس امیر سیرالیون نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ انسان مادہ پرستی کی طرف مائل ہے اور اس کی یہ خواہش ہے کہ ایک روحانی ہاتھ اس کو سہارا دے۔ اس خواہش کی تکمیل کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ انسان کو مذہب سے اور مختلف مذاہب کی کتب سے روشناس کرایا جائے۔ لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لئے جماعت احمدیہ نے یہ ذمہ داری اپنے کندھوں پر لی ہے کہ دس لاکھ قرآن مجید دنیا کے کناروں تک پھیلا دیئے جائیں۔ یہ خبر ریڈیو سیرالیون پر ۷۳/۲/۱۳ کو چار دفعہ نشر ہوئی۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دیرینہ خادم

محترم خان میر خان صاحب افغان وفات پاگئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخلص خادم اور دیرینہ محافظ محترم خان میر خان صاحب افغان ۱۱ جون کو افغانستان کے دارالحکومت کابل میں مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

محترم خان صاحب مرحوم لمبے عرصہ سے محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں اپنے بیٹے مکرم حبیب اللہ خان صاحب کے مکان "حبیب منزل" میں رہائش رکھتے تھے۔ موسم گرما میں اکثر اپنے دوسرے فرزند نصیر احمد خان صاحب کے پاس جو کہ افغانستان میں رہتے ہیں چلے جایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس دفعہ بھی صحت کی خرابی اور حد درجہ کمزوری کے باوجود آپ یکم جون کو ربوہ سے روانہ ہو کر ۵ جون کو افغانستان کے دارالحکومت کابل پہنچے وہاں چند روز اپنے عزیز بھتیجے کے ہاں رہ کر پھر اپنے بیٹے کے پاس جانے کا ارادہ تھا جو وہاں سے کافی دور رہتے تھے مگر وہاں بعارضہ بخار بیمار ہو کر ۱۱ جون کو فوت ہو گئے اور وہیں دفن کر دیئے گئے۔ افسوس ہے کہ نماز جنازہ میں بھی احمدی دوست شامل نہ ہو سکے کیونکہ انہیں تدفین کے بعد وفات کی اطلاع ملی۔

محترم خان صاحب مرحوم بڑے نیک اور مخلص بزرگ تھے لمبے عرصہ تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے محافظ کی حیثیت سے حضور کے ساتھ رہنے اور حضور کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ حضور رضی اللہ عنہ نے آپ کی مخلصانہ خدمات پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے جو کلمات فرمائے انہیں فریم میں لکھوا کر اپنے کمرے میں آویزاں کر رکھا تھا۔ موصی بھی تھے اور دیگر جماعتی چندوں میں بھی باقاعدہ حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ کے ایک فرزند مکرم بشیر احمد خان صاحب قادیان میں درویش ہیں۔ اور ایک دوسرے فرزند مکرم مولوی رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ کی حیثیت سے خدمات بجا لا رہے ہیں۔ آپ نے ۶ فرزند اور دو لڑکیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نے ۹۵ سال عمر پائی۔

احباب جماعت نماز جنازہ غائب ادا کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خان صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

رپورٹ ماہانہ لجنات اماء اللہ

ہر لجنہ اماء اللہ کا فرض ہے کہ مہینہ ختم ہونے کے دس دن کے اندر اپنی ماہانہ رپورٹ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھجوائے لیکن بہت کم تعداد میں رپورٹیں موصول ہوتی ہیں۔ جن لجنات نے ابھی تک نہیں بھجوائیں وہ اب بھی بھجوا دیں۔ جب تک رپورٹ نہ آئے مرکزی لجنہ کو کس طرح معلوم ہو کہ وہ کام کر رہی ہیں:

ماہ اپریل میں مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئیں:۔

ربوہ۔ احمد نگر (اپریل۔ مئی) چنیوٹ۔ حسن پور۔ چک ۱۲۱ جڑانوالہ۔ سمندری۔ چک ۱۷۴ آر بی۔ چک ۹۶ گ ب۔ کھاریاں۔ تہال۔ گھٹے کی۔ سرگودھا۔ چک منگلا۔ ملتان۔ گوجرانوالہ۔ مانگٹ اونچے۔ فیروز والہ۔ حافظ آباد۔ ساہیوال۔ کھوہا منڈیکے بیریاں۔ شیخوپورہ۔ سانگلہ ہل۔ جہلم۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ ٹیکسلا۔ گوجر خان (نومبر۔ اپریل) پشاور۔ مردان (اپریل۔ مئی) بہاولپور۔ سکھر۔ گوٹھ چوہدری غلام محمد۔ کرونڈی۔ کراچی۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ لطیف نگر فارم۔ کریم نگر فارم۔ نور نگر فارم۔ نبی سر روڈ۔ حیدر آباد سندھ۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ النور آباد۔ کنری (اپریل مئی دو ماہ کی اکٹھی)

ماہ مئی میں مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئیں۔

ربوہ۔ حسن پور چک ۱۲۱ جڑانوالہ۔ گوکھیکی۔ سرگودھا۔ ھوٹ ب۔ چک منگلا۔ ملتان۔ ساہیوال۔ چونڈہ۔ کھوہا منڈیکے بیریاں۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ ٹیکسلا۔ پشاور۔ بہاولپور۔ سکھر۔ گوٹھ چوہدری غلام محمد۔ کراچی۔ جمال پور (ستمبر تا مئی) محمد آباد اسٹیٹ۔ کریم نگر فارم۔ لطیف نگر فارم (مئی جون) احمد آباد اسٹیٹ۔ بانڈھی۔ ایبٹ آباد۔ (تا جون)

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کیلیفورنیا ۲۶ جون۔ امریکہ کے صدر نکسن اور روس کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری جنرل برژنیف نے ایک مشترکہ اعلان میں کہا ہے کہ ہماری گفت و شنید سے یورپ اور دنیا کے دیگر علاقوں میں کشیدگی کم کرنے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں وسطی یورپ کے ممالک میں فوجوں کی کمی کے مسئلہ پر بات چیت کرنے کے لئے دونوں سربراہوں نے نیٹو اور وارسا کے معاہدوں میں شامل ممالک کی مشترکہ کانفرنس پر آمادگی کا اظہار کیا ہے یہ کانفرنس ۳۰ اکتوبر کو شروع ہوگی۔

مشترکہ اعلامیہ میں بتایا گیا ہے مشرق وسطی کے بحران کو حل کرنے کے طریق پر امریکہ اور روس میں اتفاق رائے نہیں ہو سکا۔ تاہم اس علاقے کے تمام ممالک کے مفادات کے مطابق اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش جاری رکھی جائے گی۔ اس سلسلے میں فلسطینی عوام کے حقوق کو پیش نظر رکھنے کا بھی وعدہ کیا گیا ہے

اسلام آباد ۲۶ جون۔ وزیر مملکت برائے امور خارجہ و دفاع جناب عزیز احمد نے بھارتی وزیر خارجہ کے مراسلہ کا جواب بھیجا ہے۔ اس جواب کے مندرجات ظاہر نہیں کئے گئے تاہم خیال کیا جاتا ہے کہ اس خط و کتابت کے نتیجہ میں عنقریب دونوں ممالک کے درمیان بات چیت شروع ہو جائے گی جس میں ۷۱ء کی جنگ سے پیدا شدہ مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ڈھاکہ ۲۶ جون۔ بنگلہ دیش میں سیلاب کی وجہ سے صورت حال بدتر ہوتی جا رہی ہے اب تک دس لاکھ افراد بے گھر ہو چکے ہیں جب کہ سیلاب میں ڈوبنے والوں کی تعداد ۳۰ بتائی جاتی ہے دس ہزار مربع میل کا علاقہ اس وقت زیر آب ہے جس کے باعث ریلوں کی آمد و رفت بھی کئی جگہ معطل ہو چکی ہے

راولپنڈی ۲۶ جون۔ مسٹر بھٹو نے تمام صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ عوامی تعمیر [illegible] اور دیہی ترقیات کے منصوبوں پر عمل درآمد [illegible] تیز سے تیز تر کر دیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۱۵۰